O

خود اپنے ہاتھ سے تحریر ہونا چاہتا تھا
میں اپنی سوچ سے تسخیر ہونا چاہتا تھا

میں اُس کو زندگی کے قاعدے کب تک بتاتا
کہ وہ تو بس مری تقدیر ہونا چاہتا تھا

وہ گرچہ خامشی سے سن رہا تھا بات میری
مگر ہر انگ سے تقریر ہونا چاہتا تھا

وہ بننا چاہتا تھا تاج میرے سر کا لیکن
مرے پاؤں کی ہی زنجیر ہونا چاہتا تھا

میں اُس کی دوستی کا پاس رکھتا ہر طرح سے
مگر وہ خود ہی بے توقیر ہونا چاہتا تھا

https://emad-ahmad.com/